خِطبہ اور اس کے احکام

(کسی کو نکاح کے لیے پیغام بھیجنا اور اس کے مختصر مسائل)

تحقیق: محمد سعید عمران

خِطبہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی

خِطبہ کا لفظ خا پر زیر کے ساتھ خطب سے مصدر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ : جب کوئی کسی کو اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کا پیغام دے۔(القاموس المحیط ۱/ ۶۵،لسان العرب ۱/ ۸۵۵)

خِطبہ کا شرعی حکم

خِطبہ عموماً نکاح کا وسیلہ ہوتا ہے، اس لیے کہ بیشتر صورتوں میں نکاح خِطبہ سے خالی نہیں ہوتا، لیکن یہ نکاح کی صحت کے لیے شرط نہیں ہے،لہذا نکاح اگر خِطبہ کے بغیر ہو تو درست ہو گا۔

جمہور کے نزدیک خِطبہ مباح ہے۔

جبکہ شوافع کے نزدیک خِطبہ مستحب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کو نکاح کا پیغام دیا۔(نہایۃ المحتاج ۶/ ۱۹۸،اسنی المطالب ۳/ ۱۱۵،روضہ الطالبین ۷/ ۳۰)

نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ کی طرف نکاح کا پیغام بھجوایا تھا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ ابْنَ سَفِينَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ--------- قَالَتْ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ-

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے میری طرف حاطب بن ابی بلتعہؓ کو بھیجا، وہ مجھے آپ ﷺ کے لیے نکاح کا پیغام دینے آئے تھے۔(صحیح مسلم ۲۱۲۶)

خِطبہ کی جائز وناجائز صورتیں

فقہاء کے نزدیک جو عورت عدت و نکاح یا پیغام نکاح کے موانع سے خالی ہو اس سے نکاح کے لیے خِطبہ / پیغام نکاح دینا جائز ہے۔ اس لیے کسی دوسرے کی بیوی کو نکاح کا پیغام دینا حرام ہے، کسی شرعی رکاوٹ والی عورت کو نکاح کا پیغام دینا اور کسی عدت والی عورت کو نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں۔ فقہاء کے نزدیک کسی غیر مسلم شادی شدہ عورت کو اس شرط پر نکاح کا پیغام دینا جائز ہے کہ وہ اسلام قبول کرلے۔ (نہایۃ المحتاج ٦ / ١٩٨)

فقہاء کے نزدیک زیرِ عدت عورت کو نکاح کا پیغام دینا جس میں واضح صراحت ہو حرام ہے۔ البتہ اشارتاً یہ پیغام دیا جاسکتا ہے کیونکہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۳۵ میں یہ حکم موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ہے:

وَقَالَ لِي طَلْقٌ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، {فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ} [البقرة: ٢٣٥] يَقُولُ: إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ

(یعنی ایک شخص کہے کہ) میں شادی کا ارادہ رکھتا ہوں، میری آرزو ہے کہ مجھے نیک بیوی میسر ہو جائے۔ (صحیح بخاری ۵۱۲۴)

طلاق رجعی کی عدت والی عورت کو صریح یا اشارہ سے پیغام دینا جائز نہیں کیونکہ اس طلاق کے بعد ابھی شوہر کے پاس رجوع کا حق باقی ہے۔ جبکہ طلاق بائن اور عدت وفات کی صورت میں اشارہ دے سکتا ہے کیونکہ اس میں شوہر کی طرف واپس جانے کا کوئی امکان نہیں۔

امام شوکانی کہتے ہیں کہ ہر عدت گزارنے والی عورت کو صریحاً پیغام نکاح بھیجنا حرام ہے البتہ جو عورت شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو اسے اشارے کنائے میں پیغام نکاح بھیجنا جائز ہے، جو رجعی طلاق کی عدت

گزار رہی ہو اسے اشارہ کرنا بھی حرام ہے، اور جو طلاق بائنہ (یعنی تیسری طلاق) کی عدت گزار رہی ہو اسے اشارہ کرنے کے متعلق اختلاف ہے۔ (نیل الاوطار ۴/ ۱۸۳)

حالت احرام میں نکاح کا پیغام جائز نہیں۔ کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ، فَقَالَ أَبَانُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكَحُ، وَلَا يَخْطُبُ»

محرم سے نکاح مت کرو، نہ ہی نکاح کرو اور نہ ہی پیغام دو۔

یہ حکم مرد و عورت دونوں پر لاگو ہوتا ہے۔ یعنی مرد یا عورت میں سے اگر ایک بھی حالت احرام میں ہو تو پیغام نکاح دینا جائز نہیں۔

عورت سے نکاح کا پیغام کسے دیا جائے

عورت سے نکاح کا پیغام اس کے ولی کو دیا جائے گا جسے اس پر ولایت اجبار حاصل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کا پیغام حضرت ابو بکر کو دیا تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ، فَقَالَ: «أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ، وَهِيَ لِي حَلاَلٌ»

نبی ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کی طرف حضرت عائشہؓ سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کی: میں تو آپ ﷺ کا بھائی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی کتاب کے مطابق میرے لیے دینی بھائی ہو ۔وہ (عائشہ) میرے لیے حلال ہے۔(صحیح بخاری ۵۰۸۱)

سمجھ بوجھ والی خاتون کے لیے خود اسے نکاح کا پیغام دینا جائز ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے نکاح کا پیغام انہیں ہی بھجوایا تھا۔ (دیکھئے خطبہ کا شرعی حکم کے تحت حدیث)

لڑکی والے بھی نکاح کا پیغام بھیج سکتے ہیں۔

ولی اپنی لڑکی کو دوسروں کے نکاح کے لیے پیش کر سکتا ہے کیونکہ ایک نیک شخص نے اپنی بیٹی کو حضرت موسیٰ سے نکاح کے لیے پیش کیا تھا۔(سورۃ القصص ۲۷)

اس کے علاوہ حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کے بیوہ ہونے کے بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت ابو بکرؓ کو ان سے نکاح کی پیشکش کی۔(صحیح بخاری ۵۱۲۲)

پیغام نکاح کا مخفی رکھنا

مالکیہ کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ پیغام نکاح کو مخفی رکھے کیونکہ مالکیہ اور دیگر فقہاء کے نزدیک عقد نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے۔

نکاح کے پیغام پر پیغام دینا

فقہاء کے نزدیک یہ اس وقت حرام ہے جبکہ پہلے پیغام دینے والے کی طرف میلان ہو چکا ہو، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ :

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ«

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ہم کسی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائیں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجیں یہاں تک کہ پیغام بھیجنے والا اپنا ارادہ بدل دے یا اسے پیغام نکاح بھیجنے کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔ (صحیح بخاری ۵۱۴۲)

امام نووی نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ حدیث میں ممانعت تحریمی ہے۔ (نیل الاوطار ۶ / ۱۲۱، فتح القدیر ۵ / ۲۳۹، المغنی ۶ / ۶۰۷، رد المحتار ۲ / ۲۶۲)

کسی عورت کے لیے نکاح کے پیغام کے دیئے جانے کی لاعلمی کی صورت میں نکاح کا پیغام دینا جائز ہے۔

بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اگر کہیں رشتے کی بات چل رہی ہو اور پختہ نہ ہوئی ہو تو کوئی اور بھی پیغام نکاح بھیج سکتا ہے، انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ جب حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کو ان کے شوہر نے تیسری طلاق دے دی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو تو مجھے اطلاع کر دینا۔۔۔ (یہ حدیث۔۔ خاطب کے عیوب بیان کرنا کے عنوان کے تحت آئے گی)۔ اس روایت میں یہ ہے کہ معاویہؓ اور ابو جہمؓ دونوں نے فاطمہ بنت قیسؓ کو پیغام نکاح بھیج رکھا تھا مگر ابھی کسی کی بات بھی پختہ نہیں ہوئی تھی لہذا ثابت ہوا کہ رشتہ پکا ہونے سے پہلے کوئی اور پیغام نکاح بھیج سکتا ہے۔ البتہ امام شوکانی کا یہ موقف ہے کہ اس روایت میں کوئی ایسی دلیل نہیں کہ کسی نے نکاح کے پیغام پر پیغام بھجوایا تھا، ایسا بھی احتمال موجود ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کے پیغام کا علم نہ ہو۔ (نیل الاوطار ۴ / ۱۸۱)

کافر کے پیغام پر پیغام دینا حرام نہیں۔

پیغام پر پیغام دینے والا اگر عقد نکاح کر لے تو فقہاء کا اس عقد نکاح کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور کے نزدیک نکاح صحیح ہے (نیل الاوطار ۶ / ۱۲۲، کشاف القناع ۵ / ۱۸)۔

بعض مالکیہ کے نزدیک نکاح فسخ کرنا مستحب ہے۔

واجب نہیں، جبکہ بعض مالکیہ کے نزدیک یہ واجب ہے۔ (الزرقانی ۳ / ۱۶۴)

پیغام دینے والے کا مخطوبہ کو دیکھنا

فقہاء کے نزدیک پیغام دینے والا شخص عورت کو دیکھ سکتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ»، قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجے اور یہ ممکن ہو کہ وہ اس عورت کی اس خوبی کو دیکھ سکے جس کی بناء پر وہ اس سے نکاح کرتا ہے تو اسے ایسا کر لینا چاہئیے۔(مسند احمد ۱۴۹۳۰/ ارنؤوط ۱۴۸۶۹)۔☆سند حسن☆

أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا» ، فَفَعَلَ، فَتَزَوَّجَهَا، فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جاؤ اور اس کو دیکھ لو ایسا کرنے سے زیادہ امید ہے کہ تم دونوں کے درمیان الفت و محبت ہو، مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا، اور پھر شادی کی، پھر انہوں نے اس سے اپنی باہمی موافقت اور ہم آہنگی کا ذکر کیا۔(سنن ابن ماجہ ۱۸۵۲)☆سند صحیح☆

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی ذات کو آپ ﷺ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں، آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر کی، آپ ﷺ اپنی نظر نیچے سے اوپر تک لے گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ (صحیح مسلم ۳۴۸۷)

بالکل اسی طرح عورت بھی مرد کو دیکھ سکتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی حدیث میں ہے کہ امید ہے کہ تم دونوں کے درمیان الفت و محبت ہو تو یہ باہمی طور پر ہے کہ مرد کے دیکھنے سے مرد کی الفت و محبت جبکہ عورت کے دیکھنے سے عورت کی الفت و محبت ہے۔ جمہور فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ عورت بھی مرد کو دیکھ سکتی ہے۔
جمہور فقہاء کے نزدیک مرد کا عورت کو خِطبہ کی غرض سے دیکھنے کے لیے عورت یا اس کے ولی کو علم ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ لاعلمی زیادہ بہتر ہے ورنہ وہ ایسی زیب و زینت یا طریقہ اختیار کر سکتی ہے جس سے پیغام دینے والے کو دھوکہ ہو جائے۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اوپر بیان کردہ روایت کو فقہاء نے اس کی دلیل کی صورت میں پیش کیا ہے۔
حنفیہ مالکیہ اور شافعیہ نے دیکھنے کے لیے شہوت یا فتنہ سے امن کی شرط نہیں لگائی جبکہ مالکیہ نے ایسی شرط لگائی ہے۔

پیغام دینے والا اپنی طرف سے عورتوں کو مخطوبہ کے اوصاف پتہ لگانے کے لیے بھیج سکتا ہے۔

یہ بات جائز ہے کہ کسی عورت کو بھیجا جائے جو مخطوبہ کو دیکھ کر اس کے اوصاف بتائے، خواہ یہ عورت مخطوبہ کے چہرہ اور ہتھیلیوں کے علاوہ وہ اوصاف بتائے جن کو دیکھنا اس مرد کے لئے جائز نہیں ہے تو دوسرے کو بھیجنے سے وہ فائدے حاصل ہوں گے، جو خود دیکھنے سے حاصل نہیں ہوسکتے، اور یہ وصف بیان کرنا اس حرمت سے مستثنیٰ ہے جو مرد کے سامنے کسی عورت کا وصف بیان کرنے کے سلسلے میں وارد ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ أُمَّ سُلَيْمٍ تَنْظُرُ إِلَى جَارِيَةٍ، فَقَالَ: " شُمِّي عَوَارِضَهَا، وَانْظُرِي إِلَى عُرْقُوبَيْهَا "

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلیمؓ کو ایک لڑکی کو دیکھنے کے لیے بھیجا اور فرمایا اس کے جسم کی خوشبو کو سونگھ کر دیکھنا اور اس کی ایڑی کے پٹھے پر غور کرنا۔(مسند احمد ۱۳۴۵۷/ ارنؤوط ۱۳۴۲۴) ☆سند حسن☆

عورت کو دیکھنے کی شرائط

حنفیہ مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک عورت کا چہرہ اور ہاتھوں کا اندرونی یا بیرونی حصہ دیکھ سکتا ہے جبکہ حنابلہ کے نزدیک وہ حصے جو عام طور پر کھلے رہتے ہیں کیونکہ حدیث جابر میں ہے کہ انہوں نے چھپ کر دیکھا تو اس سے معلوم ہوا کہ عام طور پر کھلے رہنے والے حصوں کو دیکھنے کی اجازت ہے۔

عورت کا زیب وزینت کرنا اور پیغام دینے والے کے سامنے آنا

بے شوہر عورت کا شادی کے ارادہ سے اپنے زیب وزینت اور حسن کو ظاہر کرنا جمہور فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ جس کے لیے بطور دلیل یہ حدیث ہے :

وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ، قَالَ حَرْمَلَةُ: حَدَّثَنَا، وقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا، وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ، أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ

فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا، تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ – رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ – فَقَالَ لَهَا: مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً؟ لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ، إِنَّكِ، وَاللهِ، مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ، جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، «فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي، وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي» ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: «فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ، وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ»

ابن شہاب سے روایت ہے، (انہوں نے کہا:) مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو حکم دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں، اور ان سے ان کے واقعے کے بارے میں اور ان کے فتویٰ پوچھنے پر جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا اس کے بارے میں پوچھیں۔ چنانچہ عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو خبر دیتے ہوئے لکھا کہ سبیعہ نے انہیں بتایا ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، وہ بنی عامر بن لؤی میں سے تھے اور وہ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر، فوت ہو گئے تھے جبکہ وہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے بعد زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انہوں نے بچے کو جنم دیا۔ جب وہ اپنے نفاس سے پاک ہوئیں تو انہوں نے نکاح کا پیغام دینے والوں کے لیے (کہ انہیں ان کی عدت سے فراغت کا پتہ چل جائے کچھ) بناؤ سنگھار کیا۔ بنو عبد الدار کا ایک آدمی۔۔ ابو السنابل بن بعکک۔۔ ان کے ہاں آیا تو ان سے کہا: کیا بات ہے میں آپ کو بنی سنوری دیکھ رہا ہوں؟ شاید آپ کو نکاح کی امید ہے؟ اللہ کی

قسم! آپ نکاح نہیں کر سکتیں حتی کہ آپ پر چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب اس نے مجھے یہ بات کہی تو شام کے وقت میں نے اپنے کپڑے سمیٹے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت حلال ہو چکی ہوں جب میں نے بچہ جنا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر میں مناسب سمجھوں تو مجھے شادی کرنے کا حکم دیا۔ ابن شہاب نے کہا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ وضع حمل کے ساتھ ہی، چاہے وہ اپنے (نفاس کے) خون میں ہو، عورت نکاح کر لے، البتہ اس کا شوہر اس کے پاک ہونے تک اس کے قریب نہ جائے۔ (صحیح مسلم ۳۷۲۲)

البتہ پیغام بھیجنے والے کا مخطوبہ عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا اور اس کے جسم کو چھونا حرام ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے :

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، وَحُسَيْنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ، فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، إِلَّا مَحْرَمٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ "

کوئی مرد ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا ہے، مگر وہاں تیسرا شیطان موجود ہوتا ہے۔ (مسند احمد ۱۵۷۸۴ / ارنؤوط ۱۵۶۹۵) ☆سند منقطع☆

اس روایت کی سند منقطع ہے البتہ مسند ابو یعلیٰ الموصلی میں حضرت عمرؓ کا خطبہِ جابیہ میں قول موجود ہے کہ:

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ، فَقَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمُ الْيَوْمَ، فَقَالَ: «أَحْسِنُوا إِلَى أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ

يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا، وَيَحْلِفُ عَلَى الْيَمِينِ لَا يُسْأَلُهَا، فَمَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، فَلَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ»

مختصر ترجمہ : کوئی آدمی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نہیں کرتا مگر تیسرا اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔(مسند ابو یعلیٰ الموصلی ۱۳۶)☆سند حسن☆

خاطب یا مخطوبہ کے عیوب بیان کرنا

خیر خواہی کی نیت کے ساتھ پیغام بھیجنے والے اور جس کے لیے پیغام بھیجا جا رہا ہے اس کی عادات و عیوب بیان کرنا نہ ہی حرام ہے اور نہ ہی غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ایسا کیا ہے جب فاطمہ بنت قیس کے لیے حضرت معاویہ اور حضرت ابو جہم نے پیغام بھجوایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ، وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، --------------- ، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَّا أَبُو جَهْمٍ، فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ» فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «انْكِحِي أُسَامَةَ» ، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ

فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفصؓ نے انہیں طلاقہ بتہ دے دی اور وہ خود غیر حاضر تھے، ان کے وکیل نے اک کی طرف کچھ جو بھیجے، تو وہ اس پر ناراض ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب میں عدت سے فارغ ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ اور ابو جہمؓ دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو جہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا، اور رہا معاویہ تو وہ انتہائی فقیر ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو"۔ میں نے اسے ناپسند کیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسامہ سے نکاح کر لو تو میں نے ان سے نکاح کر لیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر ڈال دی اور اس کی وجہ سے مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔(صحیح مسلم ۳۶۹۷)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نیک نیتی اور خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ خاطب کے عیوب بیان کیے جاسکتے ہیں، اور یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ مخطوبہ کے عیوب بھی بیان کیے جاسکتے ہیں۔

اگر مخطوبہ پسند نہ آئے تو کیا کیا جائے؟

اگر خاطب کو وہ خاتون پسند نہ آئے جس سے وہ نکاح کرنا چاہ رہا تھا تو فقہاء کی رائے ہے کہ اسے چاہئیے کہ خاموش رہے، یہ نہ کہے کہ مجھے پسند نہیں ہے، اس لئے کہ اس سے ایذا پہنچتی ہے۔(روضہ الطالبین ۲۱/۷)۔

واللہ اعلم۔۔۔۔